REGD No. L.5254

جلد ۴۵/۱۰ ۲۵ اخاء ۱۳۳۵ ہش ۲۵ اکتوبر ۱۹۵۶ء نمبر ۲۵۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۴ اکتوبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے

"صحت بفضلہٖ تعالیٰ اچھی ہے۔" الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں

صاحبزادی امۃ الباسط بیگم سلمہا اور سید داؤد احمد صاحب

جرمنی سے لنڈن واپس تشریف لے آئے

لنڈن ۲۳ اکتوبر۔ مکرم مولود احمد خان صاحب امام مسجد لنڈن بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں۔ کہ مکرم سید داؤد احمد صاحب اور صاحبزادی امۃ الباسط بیگم صاحبہ سلمہا اور ان کے بچے جرمنی سے بخیر و عافیت لنڈن واپس تشریف لے آئے ہیں۔ صاحبزادی صاحبہ موصوفہ کی طبیعت اب بفضلہ تعالےٰ پہلے کی نسبت بہتر ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ وہ التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے صاحبزادی صاحبہ کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔ اور ہر طرح آپ کا حافظ و ناصر ہو۔

آمین اللھم آمین

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں

ممبران جماعت احمدیہ شام کا اخلاص نامہ

"خلافت ہی وہ نعمت ہے جسے اللہ تعالےٰ نے دنیا میں اسلام کو استحکام بخشنے اور اسکی عظمت کو آشکار کرنیکا ذریعہ بنایا ہے"

ذیل میں مکرم سید منیر الحصنی صاحب امیر جماعت احمدیہ شام کے عربی مکتوب کا ترجمہ درج کیا جاتا ہے جو انہوں نے دمشق سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں تحریر کیا ہے اور جس میں جماعت احمدیہ شام کے جملہ ممبران کی طرف سے منافقین کی سرگرمیوں سے کُلّی برأت کا اظہار کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے ساتھ والہانہ محبت و اخلاص کا اظہار کیا گیا ہے۔ اور بیعت کے عہد کی تجدید کی گئی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

سیدنا و مولانا و امامنا امیر المومنین حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز خلیفہ ثانی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

ہم ممبران جماعت احمدیہ شام اپنے محبوب امام و آقا مصلح موعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے اپنے عہد وفاداری کی تجدید کرتے ہیں۔ اور ہم ہر فتنہ سے جسے کمزور ایمان اور کم عقل اشخاص خلافت اور منصب خلافت عالیہ کے خلاف برپا کرتے ہیں۔ نفرت کا اظہار کرتے ہیں کیونکہ خلافت ہی وہ نعمت ہے۔ جسے اللہ تعالےٰ نے دین اسلام کو دنیا میں استحکام بخشنے اور اسلام کی عزت و عظمت و کرامت قائم کرنے کا ذریعہ بنایا ہے اور ساری دنیا میں امن و سلامتی پھیلانے کے لئے قائم فرمایا ہے۔

ہمیں یہ اچھی طرح یاد ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنے دوسرے سفر یورپ پر روانہ ہونے سے پہلے اور اپنی بیماری کے ایام میں بھی جماعت کو منافقوں کے فتنہ سے خبردار اور ہوشیار کر دیا تھا۔ اور فرمایا تھا کہ سچا مومن تو اگر اسے اپنے عقائد حقہ کی حفاظت کے لئے اپنے باپ سے بھی لڑنا پڑے۔ تو اس کی بھی پرواہ نہیں کرتا۔ اور اس کا بھی مقابلہ کرتا ہے۔ اور آپ نے ابن ابی ابن ابی سلول کی مثال بیان فرمائی تھی کہ دیکھو اس نے اپنے باپ سے کیسا سلوک کیا اور اسے مجبور کر دیا کہ وہ خود اپنی زبان سے اقرار کرے کہ وہ خود ہی ذلیل ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ معزز ہیں۔

معلوم ہوتا ہے کہ منافقوں کی تدابیر اور سکیمیں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے اپنے مرکز سے باہر ہونے اور سفر یورپ کے ایام میں کارگر نہیں ہو سکیں۔ اور نہ ہی حضور کے سفر یورپ سے واپس آجانے کے بعد وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو سکے۔ بلکہ وہ بری طرح اپنے مقصد میں ناکام و نامراد ہوئے۔ جیسے ان سے پہلے آج تک جو شخص بھی خلافت کے خلاف اٹھا ناکام رہا۔

مکرر اعرض ہے کہ ہم ہر ایک فتنہ کو جو حضور کی خلافت مقدسہ اور منصب خلافت کے خلاف اٹھایا جائے سخت نفرت کی نگاہوں سے دیکھتے ہیں۔ اور اپنے امام اور آقا حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے اپنے عہد وفاداری و اطاعت کی تجدید کرتے ہیں اور حضور سے اپنے لئے دعاؤں کی درخواست کرتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ حضور کو عزت پر عزت عطا فرمائے اور تائید پر تائید فرمائے اور کامل شفا بخشے اور ہر شخص جو حضور کا دشمن ہو اسے بے یار و مددگار بنائے۔ اور اسے اسکے مقصد میں ناکام رکھے۔ والسلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

ہم ہیں حضور کے خدام

دستخط جملہ ممبران جماعت احمدیہ شام

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۵ اکتوبر ۱۹۵۶ء

خلافت دائمی رحمت ہے

جس طرح پہلے نبیوں کی امتوں کو خلافت عطا ہوئی۔ اسی طرح اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں امت محمدیہ سے بھی خلافت کا وعدہ کیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وعد الله الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنّھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم ولیمکننّ لھم دینھم الذی ارتضٰی لھم ولیبدلنّھم من بعد خوفھم امنا۔ یعبدوننی لا یشرکون بی شیئا ومن کفر بعد ذالک فاولئک ھم الفاسقون۔

یعنی اللہ تعالےٰ نے ان لوگوں سے جو تم میں سے ایمان لائے۔ اور نیک اعمال بجا لائے۔ وعدہ کیا ہے۔ کہ انہیں زمین میں خلیفہ بنائے گا۔ اسی طرح جس طرح اس نے ان سے پہلوں کو خلیفہ بنایا۔ اور ان کے اس دین کو ان کے لئے تمکن عطا کرے گا۔ جو اس نے ان کے لئے پسند کیا ہے۔ اور ان کے خوف کے بعد ان کے لئے امن سے ضرور بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گے۔ اور جو اس کے بعد انکار کریں گے۔ وہ لوگ فاسق ہوں گے

چونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی امت قیامت تک رہنی ہے۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ آپ کی امت کا دور بھی قیامت تک ہے۔ اس لئے اس کی خلافت بھی قیامت تک کے لئے ہے۔

ان آیات کریمہ میں اللہ تعالےٰ نے یہ بھی بتا دیا ہے۔ کہ خلافت کا مقصد کیا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے رسالہ الوصیت میں اس مقصد کو اس طرح واضح فرمایا ہے:۔

"یہ خدا تعالےٰ کی سنت ہے۔ اور جب سے کہ اس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اس سنت کو ظاہر کرتا رہا ہے۔ کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے۔ اور انکو غلبہ دیتا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ کتب اللہ لاغلبنّ انا ورسلی۔ اور غلبہ سے مراد یہ ہے۔ کہ جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ منشاء ہوتا ہے۔ کہ خدا کی حجت زمین پر پوری ہو جائے۔ اور اس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ قوی نشانوں کے ساتھ ان کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے۔ اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں۔ اس کی تخم ریزی انہی کے ہاتھ سے کر دیتا ہے۔ لیکن اس کی پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا۔ بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دیکر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے۔ مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن اور تشنیع کا موقعہ دے دیتا ہے۔ اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں۔ تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے۔ اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے۔ جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے۔ اپنے کمال کو پہنچتے ہیں۔ غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے۔ (۱) اول خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے۔ (۲) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے۔ اور دشمن زور میں آجاتے ہیں۔ اور خیال کرتے ہیں۔ کہ اب کام بگڑ گیا۔ اور یقین کر لیتے ہیں۔ کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی۔ اور خود جماعت کے لوگ بھی تردد میں پڑ جاتے ہیں۔ اور ان کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں۔ اور کئی بد قسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں۔ تب خدا تعالےٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے۔ اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔ پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے۔ خدا تعالےٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے۔ جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کے وقت میں ہوا۔ جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی۔ اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہو گئے۔ اور صحابہؓ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے۔ تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا۔ اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا۔ اور اس وعدہ کو پورا کیا۔ جو فرمایا تھا۔ ولیمکننّ لھم دینھم الذی ارتضٰی لھم ولیبدلنّھم من بعد خوفھم امنا۔ یعنی خوف کے بعد پھر ہم ان کے پیر جما دیں گے۔ ایسا ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں ہوا۔ جبکہ حضرت موسیٰؑ مصر اور کنعان کی راہ میں پہلے اس سے جو بنی اسرائیل کو وعدہ کے موافق منزل مقصود تک پہنچا دیں فوت ہو گئے۔ اور بنی اسرائیل میں ان کے مرنے سے ایک بڑا ماتم برپا ہوا۔ جیسا کہ توریت میں لکھا ہے۔ کہ بنی اسرائیل اس بے وقت موت کے صدمہ سے اور حضرت موسیٰؑ کی ناگہانی جدائی سے چالیس دن تک روتے رہے۔ ایسا ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ معاملہ ہوا۔ اور صلیب کے واقعہ کے وقت تمام حواری تتر بتر ہو گئے۔ اور ایک ان میں سے مرتد بھی ہو گیا۔" (الوصیت صفحہ ۶ و ۷)

اس سے ظاہر ہے۔ کہ خلافت اللہ تعالےٰ کی ایک عظیم الشان نعمت ہے۔ جو وہ اپنے نیک بندوں کو عطا کرتا ہے۔ تاکہ وہ اسلام کو دنیا میں قائم کریں۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے واضح فرمایا ہے۔ قدرت اول یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دنیوی زندگی کے اختتام پر بظاہر یہ سمجھا گیا تھا۔ کہ دین کا کام ختم ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے قدرت ثانیہ بھیج کر اس خیالِ خام کی تردید کر دی۔ اور جتلا دیا۔ کہ یہ دین ہمیشہ رہنے کے لئے آیا ہے۔ چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے وجود سے قدرت ثانیہ کی ابتدا ہوئی۔ چونکہ دورِ اول آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان جلالی کے ظہور کا دور تھا۔ اس لئے خلافت علیٰ منہاج نبوت کے ساتھ حکومت بھی شامل رہی۔ آخر ترکوں نے ۱۹۲۴ء میں اس خلافت کو ختم کر دیا۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جمالی شان کے ظہور کا دور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے ساتھ شروع ہو چکا تھا۔ اور اس لئے آپ کی دنیوی زندگی کے اختتام کے بعد قدرت ثانیہ یعنی خلافت علی منہاج نبوت جمالی نشان کے ساتھ قائم ہوئی ہے۔ اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ یہ خلافت قیامت تک رہے گی۔ چنانچہ آپ رسالہ الوصیت میں آگے فرماتے ہیں:۔

"سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے۔ تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے۔ سو اب ممکن نہیں ہے۔ کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی۔ غمگین مت ہو۔ اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں۔ کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے۔ کیونکہ وہ دائمی ہے۔ جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی۔ جب تک میں نہ جاؤں میں جب جاؤں گا۔ تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔ جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے۔ اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے۔ بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے۔ جیسا کہ خدا فرماتا ہے۔ کہ میں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں۔ قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا۔ سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے۔ تا بعد اس کے وہ دن آوے۔ جو دائمی وعدہ کا دن ہے۔ وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے وہ سب کچھ تمہیں دکھائے گا۔ جس کا اس نے وعدہ فرمایا۔ اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں۔ اور بہت بلائیں ہیں۔ جن کے نزول کا وقت ہے۔ پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے۔ جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں۔ جن کی خدا نے خبر دی۔ میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا۔ اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے۔ جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔ سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو۔ اور چاہیئے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دعا میں لگے رہیں۔ تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو۔ اور تمہیں دکھا دے۔ کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے۔ اپنی موت کو قریب سمجھو۔ تم نہیں جانتے۔ کہ کس وقت وہ گھڑی آجائے گی۔" (الوصیت صفحہ ۸ و ۹)

یہی وجہ ہے۔ کہ جب حضور اقدس علیہ السلام کی وفات ہوئی۔ تو قوم نے متفقہ طور پر حضرت مولوی نور الدین رضی اللہ عنہ کو خلیفہ تسلیم کر لیا۔ چونکہ اس وقت خلافت المسیح یا خلافت علی منہاج نبوت کی دوبارہ بنیاد رکھی جا رہی تھی۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے اپنے خاص تصرف سے ان لوگوں کو بھی جو فطرتاً آزادی پسند واقع ہوئے تھے۔ باندھ کر خلیفہ اولؓ کی بیعت کروا دی۔ اگرچہ بعد میں انہوں نے اپنے رجحانات کا اظہار کرنا شروع کر دیا۔

(باقی دیکھو صفحہ ۸ پر)

خدام الاحمدیہ کو چاہیئے کہ خلافت کی ہمہ گیر اہمیت اور اس کی ضرورت کے احساس کو جماعت میں ہمیشہ قائم رکھیں

خلافت کا وعدہ ایمان بالخلافت اور اس کے شایانِ شان عمل کے ساتھ مشروط ہے

ان شرائط کو پورا کرتے چلے جاؤ تا خلافت کا سلسلہ قیامت تک جاری رہے

سالانہ اجتماع کے اختتامی اجلاس سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا ایمان افروز خطاب

ربوہ - مورخہ ۲۱ اکتوبر کو خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے اختتامی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے خدام الاحمدیہ کو نصیحت فرمائی کہ انہیں خلافت کی ہمہ گیر اہمیت اور اس کی ضرورت کے احساس کو نسلاً بعد نسلٍ ہمیشہ جماعت میں قائم رکھنا چاہیئے۔ اس ضمن میں حضور نے تحریک فرمائی کہ وہ پورے اہتمام سے ہر سال "یومِ خلافت" منایا کریں۔ حضور نے فرمایا جس طرح جماعت ہائے احمدیہ باقاعدہ ایک دن مقرر کر کے سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے جلسے منعقد کرتی ہیں۔ اسی طرح یوم خلافت کے موقعہ پر جلسے منعقد کئے جائیں۔ اور ان جلسوں میں خلافت کی ہمہ گیر اہمیت اور اس کی عظیم الشان برکات کو واضح کیا جائے۔ تاکہ جماعت میں خلافت کا احترام اور اس کی ضرورت کا احساس ہمیشہ ترقی کرتا رہے۔

دوران تقریر میں حضور نے قرآن مجید کی روشنی میں اس امر کو واضح فرمایا کہ خلافت کا وعدہ ایمان بالخلافت اور اس کی مطابقت میں سرزد ہونے والے اعمال صالحہ کے ساتھ مشروط ہے۔ اس لئے احباب جماعت کا یہ فرض ہے کہ وہ ایمان بالخلافت پر مضبوطی سے قائم رہتے ہوئے اس کے شایان شان اعمال بجالائیں اور اس کو پورے التزام کے ساتھ آئندہ نسلوں میں منتقل کرتے چلے جائیں۔ تاکہ خلافت کا سلسلہ قیامت تک جاری رہے۔ اور دنیا قیامت تک اس کے فیوض و برکات سے مستفیض ہوتی رہے۔

مقام اجتماع میں حضور ایدہ اللہ کی تشریف آوری

پروگرام کے مطابق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ تین بجے سہ پہر کے قریب مقام اجتماع میں تشریف لائے۔ مکرم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نائب صدر اول و مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف نائب صدر دوم نے آگے بڑھ کر حضور کا استقبال کیا۔ جب حضور ہر دو نائب صدر صاحبان کی معیت میں سٹیج پر تشریف لائے۔ تو تمام فضا نعرہ ہائے تکبیر اور احمدیت زندہ باد خلافت زندہ باد۔ انسانیت زندہ باد۔ اور مصلح موعود زندہ باد کے پرجوش نعروں سے گونج اٹھی۔ اس موقعہ پر حضور نے خدام سے جو ولولہ انگیز خطاب فرمایا اس کا ملخص اپنے الفاظ میں درج ذیل ہے۔

حضور ایدہ اللہ کا خطاب

حضور ایدہ اللہ نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد پہلے خدام سے ان کا عہد دہروایا جو تمام خدام نے حسب معمول کھڑے ہو کر دہرایا بعدہ حضور نے خطاب کا آغاز کرتے ہوئے فرمایا اللہ تعالےٰ نے آیت استخلاف وعد اللہ الذین آمنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم میں بتایا ہے کہ ہم ایمان بالخلافت رکھنے والوں اور اس کی مطابقت میں اعمال صالح بجالانے والوں سے وعدہ کرتے ہیں کہ ہم ان میں ضرور خلافت قائم کریں گے بالکل اسی طرح جس طرح ہم نے ان سے پہلے یہود اور نصاریٰ میں خلافت قائم کی تھی۔ اس سے پتہ لگتا ہے کہ خلافت ایک وعدہ ہے۔ اور یہ وعدہ بعض شرائط کے ساتھ مشروط ہے جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ اگر تم لوگ یہ شرائط پوری کرو گے۔ تو یہ وعدہ پورا کیا جائے گا۔ اور اگر ان شرائط کو پورا نہیں کرو گے تو یہ وعدہ بھی پورا نہیں ہوگا۔ ان شرائط میں سے پہلی شرط ایمان کی ہے جس سے مراد ایمان بالخلافت ہے اسی طرح دوسری شرط وہ اعمال صالحہ ہیں کہ جو اس ایمان بالخلافت کی مطابقت میں کئے جائیں۔ ظاہر ہے کہ اگر کسی کو یہ یقین ہو جائے کہ وہ کسی بڑے عہدے پر پہنچ سکتا ہے۔ تو وہ لازماً اس کے لئے کوشش بھی کرے گا۔ اور اتنی کوشش کرے گا کہ جو اس عہدے کے شایان شان ہو۔ سو اسی طرح اللہ تعالےٰ اس آیت میں فرماتا ہے۔ کہ جو لوگ اس یقین پر قائم رہیں گے کہ خلافت آئے گی۔ اور پھر اس کے مطابق اعمال صالحہ بھی بجا لائیں گے۔ تو پھر ہم ان کے حق میں خلافت کا وعدہ ضرور پورا کریں گے۔ اور اگر لوگ اس یقین سے عاری ہو گئے۔ اور اس کے مطابق اعمال نہ بجا لائے تو پھر خلافت کا وعدہ بھی پورا نہیں ہوگا۔

قرنِ اول میں برکاتِ خلافت کا ظہور

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس امر پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد ایمان بالخلافت اور اعمال صالحہ کی شرط کے ساتھ خلافت کا وعدہ کس شان سے پورا ہوا اور خلفائے راشدین کے زمانہ میں اسلام کو دنیا میں کس قدر شوکت و عظمت حاصل ہوئی۔ لیکن بعد میں مسلمانوں نے ان شرائط کی پابندی ترک کر دی۔ اور ایمان بالخلافت میں اس قدر کمزوری واقع ہو گئی کہ بعض

انصار اللہ کا دوسرا سالانہ اجتماع

مجلس انصار اللہ کے اپنے دفتر مرکزیہ ربوہ میں مورخہ ۲۶، ۲۷ اکتوبر ۱۹۵۶ء بروز جمعہ و ہفتہ منعقد ہو رہا ہے

اس اجتماع میں

(۱) سیدنا و امامنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ اپنے روح پرور خطاب سے انصار کو نوازیں گے۔

(۲) حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے انصار سے خطاب فرمائیں گے

(۳) علماء کرام و بزرگان سلسلہ علمی و تربیتی مسائل پر تقاریر فرمائیں گے۔

(۴) ذہنی علمی تقریری اور ورزشی مقابلہ جات ہوں گے۔

(۵) سال نو کے لئے لائحہ عمل اور خدمت دین و قوم کے لئے تعمیری تجاویز پر غور کرنے کے لئے شوریٰ کا انعقاد ہوگا۔

(۶) اسلام اور احمدیت کے غلبہ اور پاکستان کے استحکام کے لئے اجتماعی دعائیں ہوں گی۔

جملہ مجالس انصار اللہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں نمائندگان کو سالانہ اجتماع میں شمولیت کیلئے بھجوائیں تاکہ وہ مرکز سلسلہ اور اجتماع کی برکات سے حصہ پا سکیں۔

تمام نمائندگان ۲۵ اکتوبر جمعرات کی شام تک ربوہ پہنچنے کی کوشش کریں اور موسم کے مطابق مناسب بستر ہمراہ لائیں۔ نائب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ

لوگوں نے خلافت کی اہمیت کو نہ سمجھتے ہوئے حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو نہایت بے دردی سے شہید کر دیا۔ آپ کا شہید ہونا تھا۔ کہ پھر مسلمان آج تک کسی ایک ہاتھ پر اکٹھے نہیں ہوئے۔ اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد خلافت حقّہ کا سلسلہ عملاً ختم ہو گیا۔ اور مسلمان شرائط کے پورا نہ ہونے کے باعث خلافت کے وعدے اور اس کی برکات سے محروم ہو گئے۔

خلافت احمدیہ کی برکات

اس کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اس آخری زمانہ میں خلافت احمدیہ کے قیام اور اس کی برکات پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اور اس ضمن میں یہ بتایا۔ کہ نظام خلافت کی برکت سے کس طرح مغربی ممالک میں اشاعت اسلام کے مراکز قائم ہوئے۔ مساجد کی تعمیر عمل میں آئی۔ اور مختلف زبانوں میں قرآن مجید کی اشاعت ہوئی۔ اور اب بفضلہ تعالےٰ اشاعت اسلام کا یہ حلقہ کس طرح وسیع سے وسیع تر ہوتا جا رہا ہے۔ نیز حضور نے مختلف ابتلاؤں اور مشکلات میں خدا تعالیٰ کی غیر معمولی تائید و نصرت کے واقعات کا ذکر کرتے ہوئے واضح فرمایا۔ کہ ہم نے قدم قدم پر خلافت حقّہ کی برکات مشاہدہ کی ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ کی حفاظت اور اس کی مدد کے ایسے ایسے نشان دیکھے ہیں۔ کہ جو خود اس کی ہستی اور سلسلہ احمدیہ کی صداقت پر زندہ گواہ ہیں۔ اس ضمن میں حضور نے خلافت ثانیہ کے قیام کے وقت جماعت کی مالی کس مپرسی کے بالمقابل موجودہ مالی حالت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ جب منکرین خلافت نے قادیان کو چھوڑا تھا۔ تو صدر انجمن کے خزانے میں صرف سترہ روپے تھے۔ لیکن آج بفضلہ تعالےٰ جماعت کا بجٹ لاکھوں روپے کا ہوتا ہے۔ جس کی مدد سے اطراف و جوانب عالم میں اسلام کی اشاعت کا فریضہ ادا ہو رہا ہے۔ نیز حضور نے بتایا۔ کہ متعدد اندرونی اور بیرونی فتنوں اور بالخصوص ۱۹۳۴ء کے احرار ایجی ٹیشن اور ۱۹۵۳ء کے فسادات کے وقت نظام خلافت کی برکت کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کی نصرتیں کس طرح بارش کی طرح برسیں۔ اور ہر موقعہ پر جماعت معجزانہ طور پر محفوظ و مامون رہی۔ جب حضور ان غیر معمولی تائیدات کا ذکر فرما رہے تھے۔ تو فضا بار بار نعرہ ہائے تکبیر اور خلافت زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھتی تھی۔

اسی تسلسل میں حضور نے حالیہ فتنۂ منافقین کا ذکر کرتے ہوئے اس امر پر بھی روشنی ڈالی۔ کہ اللہ تعالےٰ نے کس طرح رویا کے ذریعہ آج سے برسوں پہلے اس فتنہ کی خبر دے دی تھی۔ چنانچہ حضور نے ۱۹۳۴ء سے لے کر موجودہ وقت تک الفضل میں طبع شدہ اپنے متعدد رویا بیان کئے۔ اور واضح کیا کہ وہ رویاء کس طرح حیرت انگیز رنگ میں موجودہ فتنہ کی شکل میں پورے ہوئے ہیں۔ نیز بتایا۔ کہ ان رؤیا کے مطابق ہی یہ فتنہ اٹھانے والے اپنے ارادوں میں یقیناً ناکام و نامراد رہیں گے۔ اور اللہ تعالےٰ جماعت کو پہلے سے بھی بڑھ کر ترقی عطا کرے گا۔

یوم خلافت منانے کی تحریک

آخر میں حضور نے پھر اس امر کی طرف توجہ دلاتے ہوئے کہ خلافت کا وعدہ ایمان بالخلافت اور اعمال صالحہ کے ساتھ مشروط ہے۔ خدام کو نصیحت فرمائی کہ وہ ہر سال "یوم خلافت" منایا کریں۔ حضور نے فرمایا۔ جس طرح جماعتیں سال کے سال سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جلسے منعقد کرتی ہیں۔ اسی طرح باقاعدہ دن مقرر کر کے جلسے منعقد کئے جائیں۔ اور ان میں خلافت کی اہمیت اور اس کی عظیم الشان برکات کو واضح کیا جائے۔ تا کہ جماعت میں خلافت کا احترام اور اس کی ضرورت کا احساس ترقی کرتا رہے۔ اور آنے والی نسلیں وعدۂ خلافت کی قرآنی شرائط پوری کر کے اس کی برکات سے قیامت تک مستفیض ہوتی رہیں۔ حضور نے فرمایا۔ ان جلسوں میں یہ سب امور بیان کئے جائیں۔ کہ کس طرح اللہ تعالےٰ نے احمدیت کے ذریعہ خلافت کے نظام کو دوبارہ قائم فرمایا ہے۔ اس نظام کے قیام کے لئے حضرت خلیفہ اول رضؓ نے کیا کوششیں کیں۔ اور منکرین خلافت کے عزائم کو ناکام بنانے کے لئے اپنی تقریروں اور خطبات میں کس کس طریق پر خلافت کی اہمیت کو واضح کیا۔ ان سب باتوں کی تفصیلات کچھ عرصہ سے احباب جماعت کے ذہنوں سے اتر گئی تھیں۔ لیکن حالیہ فتنہ کے دوران پھر الفضل میں یکجائی طور پر شائع ہونے سے وہ ایک بار پھر جماعت کے سامنے آگئی ہیں۔ خلافت کی اہمیت اور اس کی برکات واضح کرنے میں ان سے استفادہ کیا جا سکتا ہے۔ حضور نے فرمایا۔ "یوم خلافت" پورے اہتمام سے مناؤ۔ اور قیامت تک مناتے چلے جاؤ۔ تا کوئی وقت بھی ایسا نہ آئے۔ کہ جماعت ان شرائط کی بجا آوری سے غافل ہو۔ کہ جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے خلافت کا وعدہ مشروط کیا ہے۔ ان شرائط کو پورا کرو۔ اور کرتے چلے جاؤ۔ تا کہ قیامت تک خلافت کا سلسلہ جاری رہے۔ اور دنیا اس کی برکات سے قیامت تک متمتع ہوتی رہے۔

آخر میں حضور نے خدام کو کثرت سے درود پڑھنے اور تسبیح کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اور فرمایا یہ چیزیں تعلق باللہ کے لئے نہایت ضروری ہیں۔ نیز دعا فرمائی۔ کہ اللہ تعالےٰ اسلام کے دشمنوں کے دل کھول دے۔ اور وہ اسلام کی ابدی صداقتوں کو قبول کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ایمان لائیں۔ حضور نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ان کی آنکھیں کھولے اور وہ دیکھیں۔ کہ یہ کس شان کا رسول ہے۔ پھر ساری دنیا میں جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کہا ہے۔ ایک ہی رسول ہو۔ یعنی محمد صلے اللہ علیہ وسلم

بعدۂ حضور نے ایک پرسوز اجتماعی دعا کرائی۔ اور خدام سے ان کا عہد دہروا کر اپنے اس ولولہ انگیز خطاب کو ختم فرمایا۔

مقدّس مقامات قادیان کی مرمّت کیلئے چندہ کی اپیل

(رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مد ظلّہ العالی)

قادیان سے اطلاع ملی ہے۔ کہ اس سال اور گذشتہ چند سالوں کی غیر معمولی بارش کی وجہ سے نیز اس وجہ سے کہ ہندوستان کی حکومت نے کچھ عرصہ سے قادیان کی زمینوں میں نہر کا پانی لگانا شروع کر دیا ہے۔ قادیان میں سیم کی سی کیفیت پیدا ہو رہی ہے۔ جس کی وجہ سے کنوؤں کا پانی بہت اونچا ہو گیا ہے۔ اور تھوڑا سا گڑھا کھودنے سے بھی پانی نکل آتا ہے۔ اور قادیان کے اکثر مکانات کافی شکستہ ہو کر قابل مرمّت ہو رہے ہیں۔ یہ صورت حال عمارتوں کے لئے سخت خطرناک ہے۔ اور جماعت کا فرض ہے۔ کہ قادیان کی مقدس عمارتوں خصوصاً **مسجد مبارک**۔ اور **دار المسیح** اور **مسجد اقصیٰ کو محفوظ** رکھنے کے لئے پوری توجہ اور واجبی کوشش سے کام لیا جائے۔ جس کے لئے کافی خرچ کی ضرورت ہوگی۔ قادیان کے دوستوں کا اندازہ ہے۔ کہ مسجد مبارک اور دار المسیح اور مسجد اقصیٰ کی عمارتوں کی مرمّت کے لئے نیز مقبرہ بہشتی اور مزار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حفاظت کے لئے کم از کم پچیس ہزار روپے کی ضرورت ہے۔ ورنہ اگر اس کام کی طرف وقت پر توجہ نہ کی گئی۔ تو بعد میں زیادہ نقصان کا اندیشہ ہے۔ قادیان کی مقدس عمارتوں کی حفاظت کی ذمہ داری صرف ہندوستان کی جماعتوں پر ہی نہیں ہے۔ بلکہ اس سے بڑھ کر پاکستان کی جماعتوں پر ہے۔ اور خصوصاً ان مہاجر احمدیوں پر ہے۔ جو قادیان سے اور پنجاب کے دوسرے اضلاع سے ہجرت کر کے پاکستان آئے ہوئے ہیں۔ بلکہ حق یہ ہے کہ یہ ذمہ داری دنیا بھر کی احمدی جماعتوں پر ہے۔ کہ وہ قادیان کے مقدس مقامات کو پوری طرح اچھی اور تسلی بخش حالت میں رکھیں۔ عمارتوں کا یہ قاعدہ ہوتا ہے۔ کہ اگر چھوٹی سی شکست و ریخت کو بھی مناسب وقت پر نظر انداز کیا جائے۔ تو کچھ عرصہ کے بعد وہ بہت وسیع ہو کر غیر معمولی اخراجات کی متقاضی ہو جاتی ہے۔

پس میں جماعت کے جملہ مخلص دوستوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس کارِ خیر کی طرف فوری توجہ فرماویں۔ اور قریب ترین عرصہ میں اتنا روپیہ جمع کر دیں کہ قادیان کی **مقدس عمارتوں** اور ان کے علاوہ **درویشوں کے مکانوں کی** خاطر خواہ مرمّت ہو سکے۔ ورنہ وقت گذر جانے پر یہی کام جو اب چند ہزار روپیہ خرچ کر کے کیا جا سکتا ہے۔ لاکھوں روپے سے کرنا بھی مشکل ہو جائیگا۔ پس پاکستان اور ہندوستان دونوں کے مخلص احمدیوں کو اس کارِ خیر میں فوری طور پر حصہ لیکر ثواب کمانا چاہیئے۔ قومیں اپنی روائتوں اور اپنے مقدس مقاموں کی وابستگی کے ساتھ ہی زندہ رہتی ہیں۔ سکھ قوم نے یہاں تک کیا۔ کہ جہاں حضرت باوا صاحبؒ نے چند گھنٹے بھی قیام کیا۔ یا جہاں اتفاقی طور پر بھی ان کا قدم پڑ گیا۔ یا جہاں کسی درخت کے نیچے انہوں نے چند لمحے ٹھہر کر آرام کیا۔ اسے بھی انہوں نے گویا اپنا مقدس مقام قرار دے کر اس کی حفاظت اور اس کے اکرام کو ایک قومی فرض قرار دے لیا۔ تو کیا اسلام اور احمدیت کے نام لیوا ان مقامات کی واجبی مرمّت سے غفلت برتیں گے جہاں ہمارے آقا حضرت مسیح موعود علیہ السلام پیدا ہوئے۔ جہاں انہوں نے اپنی زندگی کے ایام گذارے۔ جہاں انہوں نے اپنے خدا کی دن رات عبادت کی۔ جہاں ان پر خدا کی تازہ بتازہ وحی نازل ہوتی رہی۔ جہاں وہ اپنے مخلص صحابہ میں بیٹھ کر ان کی دینی اور روحانی تربیت فرماتے رہے۔ اور جہاں وہ ایک مقدس مزار میں مدفون ہیں۔

ربوہ میں اس غرض کے لئے دفتر صیغہ امانت میں ایک امانت زیر نام "**امانت مرمت مقدس مقامات**" کھول دی گئی ہے۔ لہٰذا پاکستان کا سارا چندہ اسی مد کے نام پر آنا چاہیئے۔ انشاء اللہ الفضل کے ذریعہ چندے کی وصولی کا وقتاً فوقتاً اعلان کیا جاتا رہے گا۔ اسی طرح قادیان میں بھی اسی غرض کے ماتحت ایک امانت کھلی ہوئی ہے۔ ہندوستانی احباب کا چندہ وہاں جانا چاہیئے۔ اور دیگر ممالک کے احباب جہاں بھی انہیں سہولت ہو۔ اور قانون رائج الوقت اجازت دے۔ سلسلہ کے کسی **مقررہ ادارہ** میں چندہ جمع کرا سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب بھائیوں اور بہنوں کو جزائے خیر دے۔ جو اس مبارک تحریک میں حصہ لیں۔ اور اللہ تعالےٰ اپنے فرشتوں کے ذریعہ ان کے قلوب میں تحریک کرے۔ کہ وہ اس کارِ خیر میں اپنی توفیق کے مطابق بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ وجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ فقط والسلام

خاکسار مرزا بشیر احمد دفتر حفاظت مرکز ہند ربوہ ۱۸ / ۱۰ / ۵۶

جو لوگ عملاً حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کے ساتھ عقیدت و خلوص کا تعلق نہیں رکھتے

ہم انہیں ہرگز جماعت مبائعین کے افراد نہیں سمجھتے

متعدد احمدی جماعتوں کی متفقہ قرار دادیں

جماعت احمدیہ کوئٹہ

مندرجہ ذیل ریزولیوشن جماعت احمدیہ کوئٹہ کے اجلاس عام منعقدہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۵۶ء میں باتفاق پاس ہوا۔

"جماعت احمدیہ کوئٹہ کا یہ اجلاس۔ جماعت احمدیہ لاہور۔ اور جماعت احمدیہ راولپنڈی کے ان ریزولیوشنوں کی پرزور تائید کرتا ہے جو انہوں نے میاں عبدالمنان۔ میاں عبدالوہاب اور دیگر افراد کے متعلق (جن کا ذکر ان کے ریزولیوشنوں میں آچکا ہے) متفقہ طور پر منظور کئے ہیں اور جنہیں حضور نے ازراہ نوازش منظور فرما لیا ہے۔ درحقیقت میاں عبدالمنان عبدالوہاب اور ان کے ساتھیوں نے اپنے رویہ سے ظاہر کر دیا ہے۔ کہ وہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے اخلاص اور عقیدت نہیں رکھتے۔ جو ایک مبائع کے لئے ضروری ہے۔ بلکہ اس کے منافی رویہ اختیار کر رہے ہیں۔ اس لئے یہ اشخاص ہرگز اس قابل نہیں ہیں کہ انہیں جماعت میں شامل رکھا جائے۔ اور نہ ہی کوئی باغیرت مقامی جماعت انہیں اپنا ممبر بنانے پر رضامند ہوگی۔ اسلئے جماعت احمدیہ کوئٹہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں التماس کرتی ہے کہ اگر ان اشخاص میں سے کوئی شخص کسی وقت ہمارے علاقہ میں آئے تو جماعت مقامی کو اختیار دیا جائے کہ اسے مقامی جماعت کا ممبر تسلیم نہ کرے اور نہ ہی اسے کوئی مقامی عہدہ دیا جائے۔ نیز ہماری سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کی خدمت میں یہ درخواست ہے کہ مندرجہ بالا حالات میں ان افراد کے جماعت سے خارج ہونے کا فوری طور پر اعلان کر دیا جائے۔

۲۔ جماعت احمدیہ کوئٹہ اخبار پیغام صلح کے اس الزام کو سراسر جھوٹ اور افتراء قرار دیتی ہے کہ نعوذ باللہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی توہین کی ہے۔ ہر شخص جو حضور کی تحریرات اور تقاریر سے واقف ہے جانتا ہے کہ حضور ہمیشہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کو نہایت ادب اور احترام سے یاد فرماتے رہے ہیں۔ اور جب کبھی اخبار پیغام صلح اور اس سے تعلق رکھنے والے لوگوں نے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی توہین کی ہے۔ تو حضور ہی ہمیشہ دفاع کے لئے میدان میں نکلے ہیں۔ جماعت احمدیہ میں انتشار پیدا کرنے کی کوشش کرنے والوں کی پیٹھ ٹھونکنا اہل پیغام کا پرانا مشغلہ ہے۔ جسے وہ اب بھی استعمال کر رہے ہیں۔ لیکن پہلے کی طرح اب بھی انشاء اللہ ناکام رہیں گے۔

۳۔ جماعت احمدیہ کوئٹہ اللہ تعالے کے فضل سے سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے والہانہ محبت اور عقیدت رکھتی ہے۔ جس کا ثبوت وہ اللہ تعالے کے فضل سے مختلف مواقع پر دے چکی ہے۔ اور اس ریزولیوشن کے ذریعہ پھر وہ حضور انور کو خلافت سے وابستگی اور وفاداری کا یقین دلاتی ہے۔

آخر میں دعا کرتی ہے کہ اللہ تعالے حضور کو اپنے سایہ میں رکھے۔ اور حضور کو صحت کے ساتھ لمبی عمر بخشے۔ اور ہمیں حضور کی قیادت میں بیش از بیش خدمات کی توفیق بخشے۔

(منجانب ممبران جماعت احمدیہ کوئٹہ بذریعہ امیر جماعت کوئٹہ)

جماعت احمدیہ مری

"موجودہ فتنہ منافقین کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ ربوہ۔ لاہور اور راولپنڈی کی طرف سے جو قرار دادیں الفضل میں شائع ہوئی ہیں۔ ان سے اصل منافقین بے نقاب ہو گئے ہیں۔ جماعت احمدیہ مری ان منافقین سے جن کا نام الفضل کی اشاعتوں میں آچکا ہے مکمل برأت کا اظہار کرتی ہے۔ کیونکہ یہ لوگ اپنے قول و فعل سے اپنے آپ کو جماعت مبائعین سے الگ کر چکے ہیں اور خلافت کے دشمنوں سے مل چکے ہیں۔ لہٰذا جماعت احمدیہ مری یہ فیصلہ کرتی ہے کہ ان لوگوں میں سے کوئی شخص جماعت احمدیہ مری کا ممبر نہیں بن سکتا۔ سوائے اس کے جس کو حضور ایدہ اللہ تعالے ازراہ شفقت معاف فرما دیں۔

نیز جماعت احمدیہ مری پیغام صلح کی طرف سے عائد کردہ الزامات کی بھی تردید کرتی ہے۔ اس کا یہ لکھنا کہ حضور پر نور نے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی شان میں بعض نازیبا کلمات کہے ہیں یہ سراسر جھوٹ اور افتراء پردازی پر مبنی ہے۔

جماعت احمدیہ مری کے تمام افراد ایک بار پھر حضور ایدہ اللہ تعالے کی ذات بابرکات کے ساتھ دلی وابستگی کا اظہار کرتے ہیں۔ اور حضور کے خلیفۃ المسیح الثانی اور المصلح الموعود ہونے پر کامل ایمان اور اعتقاد کا اقرار کرتے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالے حضور کو کامل صحت اور کام کرنے والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ اور ہمیں حضور کی غلامی میں ثابت قدم رکھے۔ آمین"

حضور کا ادنےٰ غلام محمد سعید
پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مری

جماعت احمدیہ ناصر آباد اسٹیٹ

مورخہ ۵۶/۱۰/۱۴ کو جماعت احمدیہ ناصر آباد اسٹیٹ نے بعد نماز عشاء مندرجہ ذیل ریزولیوشن فتنہ منافقین کے بارے میں متفقہ طور پر پاس کیا۔

"جماعت احمدیہ ناصر آباد اسٹیٹ ان فتنہ پردازوں سے برأت کا اظہار کرتی ہے جو کہ ایک طرف تو اپنے آپ کو جماعت احمدیہ کا فرد ظاہر کرتے ہیں۔ اور دوسری طرف جماعت احمدیہ کے خلاف مخالف اخبارات میں شائع شدہ فتنہ انگیز بیانات کی (جو ان کی طرف منسوب ہو کر شائع رہے ہیں) تردید نہیں کرتے اور اس طرح عملاً جماعت سے خروج اور علیحدگی اختیار کئے ہوئے ہیں۔ ان میں سے جس کسی کا بیان بھی شائع ہوتا ہے۔ اس میں حضرت اقدس امیر المومنین المصلح الموعود کے ساتھ اس دلی وابستگی اور صدق دلی کا اظہار نہیں ہوتا۔ جو کہ ایک مخلص احمدی کا شیوہ ہے۔ کوئی بھی غیرت مند احمدی یہ برداشت ہی نہیں کر سکتا کہ ایک طرف تو ایک شخص اپنے احمدی ہونے کا اعتراف کرے اور دوسری طرف خلیفۂ وقت حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالے جیسی پاک اور بابرکت ہستی کے ساتھ خلوص کا اظہار نہ کرے۔

اس لئے جماعت احمدیہ ناصر آباد یقینی طور پر سمجھتی ہے کہ مندرجہ ذیل اشخاص جنہوں نے عملاً جماعت سے خروج اور علیحدگی اختیار کر رکھی ہے ان کے ساتھ جماعت ناصر آباد کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ اور نہ ہی جماعت ان کو جماعت احمدیہ کا حصہ تصور کرتی ہے۔

جماعت ہذا سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح ثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں مؤدبانہ درخواست کرتی ہے۔ کہ مندرجہ ذیل منافقین کو اور اگر کوئی اور ان کے ساتھ شامل ہو تو اسے بھی جماعت کا فرد نہ سمجھا جائے۔

۱۔ میاں عبدالمنان (۲) میاں عبدالوہاب
۳۔ اللہ رکھا گھٹیالیاں (۴) غلام رسول ۳۵
۵۔ فیض الرحمن فیضی (۶) حمید اعت ڈاہڈا
۷۔ عزیز الرحمن ملک (۸) راحت بشیر رازی
۹۔ عبداللطیف بیگم پوری (۱۰) محمد یونس ملتانی
۱۱۔ محمد حیات تاثیر (۱۲) علی محمد اجمیری۔

حضور کا ادنےٰ خادم سید داؤد احمد مظفر شاہ
پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ناصر آباد اسٹیٹ

جماعت احمدیہ راولپنڈی

جماعت احمدیہ راولپنڈی نے حالیہ منافقین کے فتنہ کے متعلق اس سے قبل مورخہ ۵۶/۸/۲۰ کو یہ ریزولیوشن پاس کیا تھا کہ مولوی علی محمد اجمیری اور مولوی عبدالمنان کو ان کے اپنے رویہ اور عمل سے جماعت احمدیہ سے عملاً علیحدگی اختیار کرنے کی وجہ سے ہماری جماعت کا ممبر تصور نہ کیا جائے اس قرارداد کی منظوری کا اعلان حضور ایدہ اللہ الودود کی طرف سے الفضل مورخہ ۱۲ اکتوبر ۱۹۵۶ء میں شائع ہو چکا ہے۔ اسی قرارداد کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ راولپنڈی علیٰ وجہ البصیرت محسوس کرتی ہے۔ کہ چونکہ منافقین نے ابھی تک ندامت اور صحیح رنگ میں معافی کی راہ اختیار نہیں کی اور جو بیانات ان کی طرف سے شائع ہوئے ہیں۔ ان میں اپنی نامکمل برأت کی کوشش کی گئی ہے۔ اعتراف گناہ اور ندامت کا اظہار نہیں کیا گیا۔ اور ان سب منافقین نے اپنے رویہ اور عمل سے عملاً جماعت مبائعین سے علیحدگی بھی اختیار کی ہوئی ہے۔ لہٰذا اب انہیں یہ حق نہیں ہے کہ وہ جماعت کی کسی تنظیم کی طرف منسوب ہو سکیں۔

جماعت احمدیہ راولپنڈی کے نزدیک ان منافقین کو صرف مختلف مقامی جماعتوں کا ممبر متصور نہ کرنا فتنہ کے انسداد کے لئے کافی نہیں ہے منافقین کا اٹھایا ہوا فتنہ ایسا ہے۔ جس سے خطرہ ہے کہ جب تک انکو کلیتہً جماعت سے خارج نہ کیا جائے وہ منافقانہ طریقوں سے جماعت احمدیہ کو نقصان پہنچا سکتے ہیں لہٰذا اس فتنہ کے مکمل انسداد کے لئے جماعت احمدیہ راولپنڈی حضور انور کی خدمت اقدس میں اس ریزولیوشن کے ذریعہ درخواست کرتی ہے کہ ان منافقین کو جنہوں نے از خود اپنے رویہ و عمل سے عملاً جماعت احمدیہ سے علیحدگی اختیار کی ہوئی ہے۔ جماعت سے خارج کر دیا جائے۔

(باقی صفحہ ۸ پر)

تازہ فہرست چندہ امداد درویشان وغیرہ

(از مورخہ ۵۶-۸-۱۸ تا ۵۶-۹-۸)

قسط نمبر ۲

(رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی)

ذیل میں ان لوگوں کی فہرست درج کی جاتی ہے جو چندہ امداد درویشان و صدقہ وغیرہ کے طور پر دفتر ہذا میں از ۱۸؍ اگست ۱۹۵۶ء تا ۸؍ ستمبر ۱۹۵۶ء وصول ہوئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب بہنوں اور بھائیوں کو جزائے خیر دے اور اپنے فضل و کرم سے نوازے جنہوں نے اس کار خیر میں حصہ لیا ہے۔

بعض دوست غریب درویشوں کے لئے صدقہ کی رقوم بھجواتے ہیں۔ اس میں اصولاً کوئی قابل اعتراض بات نہیں لیکن کیا اچھا ہو کہ درویشوں کے اکرام کے پیش نظر صدقہ کی بجائے ہدیہ کی صورت میں رقوم بھجوائی جائیں۔ گو بہرحال ہم صدقہ کی رقوم بھی شکریہ کے ساتھ قبول کرتے ہیں باقی رہی عام چندہ امداد درویشاں کی رقوم سو وہی چندہ امداد درویشان کی بنیادی مد ہے۔ کیونکہ وہ سب درویشوں پر بلاامتیاز خرچ کی جاسکتی ہے فقط والسلام

خاکسار مرزا بشیر احمد دفتر حفاظت مرکز چندہ ربوہ ۲۰؍ اکتوبر ۱۹۵۶ء

نمبر	نام	رقم
(۱۰)	خواجہ بشیر احمد صاحب بشیر ٹرنک ہاؤس کوٹ مومن سرگودھا (صدقہ برائے مستحق درویشان)	۱۰/-/-
(۱۱)	نذیراں بیگم صاحبہ زوجہ محمد صدیق صاحب ریٹائرڈ تحصیلدار کبیر والا ملتان (امداد درویشاں)	۱۰-۰-۰
(۱۲)	حکیم حفیظ الرحمٰن صاحب حنیف سنوری کراچی۔ "	۵-۰-۰
(۱۳)	سلطان احمد صاحب ظفر آباد اسٹیٹ سندھ۔ "	۵-۰-۰
(۱۴)	حمید احمد صاحب فورمین ماڈل ٹاؤن لاہور "	۱-۰-۰
(۱۵)	" " سخاب ادریس احمد صاحب "	۲-۰-۰
(۱۶)	اہلیہ صاحبہ میاں عبدالمجید صاحب ابناوی (المعلوم) منجانب دختران خود (صدقہ برائے مستحق درویشان)	۲۰-۰-۰
(۱۷)	بشیر احمد احسن صاحب مراد وال ضلع گجرات "	۱۰-۰-۰
(۱۸)	" منجانب میاں سراج دین احمد صاحب۔ "	۵-۰-۰
(۱۹)	چوہدری حیات محمد صاحب جوہر آباد منجانب ملک خدابخش صاحب (امداد درویشان)	۵-۰-۰
(۲۰)	نواب زادہ میاں عبداللہ خانصاحب نصرت آباد اسٹیٹ منجانب طیبہ بیگم صاحبہ (صدقہ بکرا قادیان)	۲۵-۰-۰
(۲۱)	بیگم مسٹر عبدالسلام صاحب بھاٹی گیٹ لاہور (صدقہ برائے مستحق درویشان)	۲۶-۰-۰
(۲۲)	حکیم برکت اللہ صاحب چک ۱۶۹ مراد بہاولپور "	۵-۰-۰
(۲۳)	قریشی محمد شفیع صاحب پنشنر اوورسیر میانوالی بذریعہ ڈاکٹر محمود احمد صاحب سرگودھا (امداد درویشان)	۲-۰-۰
(۲۴)	محمد سعید صاحب بذریعہ اہلیہ صاحبہ مرزا معظم بیگ صاحب کوئٹہ "	۵-۰-۰
(۲۵)	چوہدری محمد اسحٰق صاحب وکالت قانون ربوہ منجانب مکرم سید شاہ محمد صاحب مبلغ انڈونیشیا (برائے عقیقہ قادیان) (دختر خود)	۲۵-۰-۰
(۲۶)	محمد موسیٰ صاحب بشیر آباد اسٹیٹ سابق صوبہ سندھ (امداد درویشان)	۵-۰-۰
(۲۷)	مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب جج عالمی عدالت انصاف ہیگ (قربانی قادیان دو عدد بکرے)	۵۰-۰-۰
(۲۸)	والدہ صاحبہ ڈاکٹر عبدالقدوس صاحب لاکھا روڈ سابق صوبہ سندھ (صدقہ برائے مستحق درویشان)	۳-۰-۰
(۲۹)	چوہدری محمد نصر اللہ خانصاحب کراچی (امداد درویشان)	۲۵-۰-۰
(۳۰)	عزیز الرحمٰن صاحب چک سنگھ ضلع سرگودھا (صدقہ برائے مستحق درویشان)	۱-۰-۰
(۳۱)	" منجانب سلیم الجابی صاحب "	۱-۰-۰
(۳۲)	ڈاکٹر منیر احمد صاحب خالد ایف آر ہسپتال چک لالہ (صدقہ بکرا قادیان)	۲۰-۰-۰
(۳۳)	عبدالکریم خانصاحب فیروزپوری (صدقہ برائے مستحق درویشان)	۵-۰-۰
(۳۴)	ملک خلیل الرحمٰن صاحب سنٹرل ملٹری فارمز قصور بذریعہ محمد صادق فاروقی "	۱۰-۰-۰
(۳۵)	ہمشیرہ صاحبہ شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ ۱۳ ٹمپل روڈ لاہور (صدقہ برائے مستحق درویشان)	۲۵-۰-۰
(۳۶)	حافظ عزیز احمد صاحب چنیوٹ ضلع جھنگ (صدقہ عام)	۲۵-۰-۰
(۳۷)	محمد طفیل صاحب دو لم کاہلواں ضلع سیالکوٹ (صدقہ برائے مستحق درویشان)	۵-۰-۰
(۳۸)	ایم اجابہم صاحب۔ ایس۔ ایم۔ او کراچی۔ "	۱۰-۰-۰
(۳۹)	اہلیہ صاحبہ جمعدار عبدالقادر صاحب لاہور چھاؤنی "	۵-۰-۰
(۴۰)	ناصرہ صاحبہ بنت " "	۱-۰-۰
(۴۱)	عبدالسمیع صاحب ابن " "	۱-۰-۰

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

ایک افتراء کی تردید

(از مکرم میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی)

لاہور کے ایک اخبار (۵؍ ستمبر ۱۹۵۶ء) نے "میاں عطاء اللہ سے ایک سوال" کے عنوان سے ایک افتراء شائع کیا ہے۔ جس کا مفہوم یہ ہے کہ میں نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے کسی حرم کے خطوط ان کی کسی سہیلی کے نام پڑھے ہیں

میں خدا کی مؤکد بعذاب قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ سراسر افتراء ہے۔ میں نے حضور کے کسی حرم زندہ یا فوت شدہ کو کبھی اپنے سامنے ایک لفظ بھی لکھتے نہیں دیکھا۔ اس لئے ان میں سے کسی کے خط کے پہچاننے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ بلکہ امر واقعہ یہ ہے کہ کبھی کوئی جعلی یا منسوب شدہ خط بھی میں نے نہیں پڑھا واللہ علیٰ ما اقول شہید۔

(نوٹ) میں ماہ ستمبر کا بیشتر حصہ کراچی میں رہا ہوں اور واپس آتے ہی شدید بیمار ہو گیا تھا بلکہ ابھی تک بیمار ہوں۔ اسی وجہ سے تردید میں تاخیر ہوئی ہے۔

خاکسار عطاء اللہ امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی

جماعت کے مخلص اور مستعد نوجوانوں سے ضروری گذارش

جلسہ سالانہ کی مبارک تقریب پر ضبط و نظم اور دیگر ضروری انتظامات کی غرض سے حسب سابق اس سال بھی نظارت حفاظت کو ایسے مخلص اور مستعد نوجوانوں کی ضرورت ہے جو ان ایام میں اپنے مفوضہ فرائض کو باحسن وجوہ ادا کر کے خدمت سلسلہ کا ثواب حاصل کرسکیں۔

اس غرض کے لئے میں جماعتوں کے امراء و پریذیڈنٹ صاحبان اور مجالس خدام الاحمدیہ کے قائدین حضرات سے گذارش کرتا ہوں کہ وہ مہربانی کر کے اپنی اپنی جماعت اور مجالس میں جماعت کے مخلص اور باہمت اور مستعد نوجوانوں کو اس کی تحریک فرمائیں اور جلسہ سالانہ پر آنے والے ایسے نوجوانوں کی فہرستیں ارسال کریں جن سے اس موقعہ پر کوئی نہ کوئی خدمت لی جاسکتی ہے۔ اس کے لئے نہایت ضروری ہے کہ ایسے نوجوان پیدائشی احمدی ہوں اور یا انہیں جماعت میں داخل ہوئے کم از کم پانچ سال کا عرصہ گذر چکا ہو۔ نیز امیر جماعت یا قائد یہ سفارش کرتے ہوں کہ یہ نوجوان سلسلہ کے نظام سے وابستگی رکھنے والا اور مستعد اور مخلص ہے۔

میں نوجوانوں سے بھی اپیل کرتا ہوں کہ وہ ان کوائف کے ماتحت براہ راست بھی ہمیں جلسہ سالانہ پر اپنی آمد سے اطلاع دیں تاکہ ان کے مناسب حال کوئی خدمت اس موقع پر ان کے لئے تجویز کی جاسکے۔

میں امید کرتا ہوں کہ جہاں امراء و قائدین جماعت کے مخلص نوجوانوں کو اس کی تحریک کریں گے وہاں جماعت کے نوجوان بھی میری اس گذارش پر توجہ دیں گے اور اپنے آپ کو اس مبارک و مقدس موقعہ پر خدمت سلسلہ کے لئے بڑھ چڑھ کر پیش کریں گے۔ ایسی اطلاعات ہمیں یکم دسمبر سے پہلے پہلے پہنچ جانی چاہئیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء اللہ تعالیٰ ہم سب کا حافظ و ناصر ہو۔

ناظر حفاظت ربوہ

جملہ مجالس کے عہدیداران کی فوری توجہ کے لئے

سال رواں ختم ہو رہا ہے یہ آخری مہینہ ہے۔ ضروری ہے کہ آئندہ سال شروع ہونے سے قبل اس سال کے جملہ حسابات صاف ہو جائیں۔ لہٰذا تمام مجالس کے عہدیداران کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ بقایاجات کی وصولیوں اور ان کی مرکز میں ترسیل کی طرف خاص توجہ فرمائیں کیونکہ بعض نہایت ضروری اخراجات رکے پڑے ہیں۔

مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

درخواست دعا

حال ہی میں خاکسار کے بھائی کی شادی عمل میں آئی ہے جس میں خاکسار سلسلہ کے بعض ضروری کاموں کی وجہ سے شریک نہ ہوسکا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ شادی سلسلہ کے لئے اور فریقین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔ آمین

خاکسار صادق احمد دوکاندار کوٹ اللہ بخش ضلع [illegible]

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں۔ تا اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع کردے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۰۴۱۴ میں فضل دین ولد چوہدری کریم محمد قوم جٹ سدو پیشہ زمینداری عمر ۳۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۰ء ساکن دنجوال ڈاکخانہ بھلر۔ ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۱/۱/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اراضی تعدادی ۴۰ کنال ہے اس میں سے ۱۴ کنال بارانی اور باقی چاہی نہری ہے۔ جس کی موجودہ قیمت -/۳۵۰۰ روپے ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان حال پاکستان کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ -/۵۰۰ روپے کی اراضی لاہور ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ مندرجہ بالا میری جائداد بلا شراکت غیری ہے۔ آئندہ جو جائداد پیدا کروں۔ اس کی اطلاع دیتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد ثابت ہوگی۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان حال پاکستان ہوگی۔ العبد: نشان انگوٹھا فضل دین ولد چوہدری کریم محمد حال چک ۱۲۴/10-R ڈاکخانہ چک ۱۳۱/10-R ضلع ملتان گواہ شد: چوہدری بشیر احمد ولد چوہدری محمد اسماعیل ساکن دنجوال گواہ شد: چوہدری خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۱۱۸۹۰ میں سارہ بیگم زوجہ ماسٹر غلام محمد صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ننکانہ وارڈ نمبر ۲ ڈاکخانہ ننکانہ ضلع شیخوپورہ صوبہ مغربی پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۳/۱/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

میں نے مبلغ -/۱۵۰ روپے مہر کے اپنے شوہر ماسٹر غلام محمد صاحب سے بطور زیور وصول کرلئے تھے یہ زیور موجودہ گرہ ۸ چک بیلنیں اعوانہ چک دشمنوں کے ہاتھوں تباہ ہوگیا تاہم میں مبلغ پندرہ روپے ادا کردوں گی۔

الامتہ سارہ بیگم بقلم خود

گواہ شد غلام محمد خاوند موصیہ
گواہ شد۔ ولایت شاہ انسپکٹر وصایا ضلع شیخوپورہ

احمدی بچیوں کے لئے ضروری اعلان

۲۵ اکتوبر ۱۹۵۶ء کو ربوہ میں ناصرات الاحمدیہ کا اہم اجتماع ہوگا

ماہ اکتوبر کی آخری جمعرات کو یعنی ۲۵ تاریخ کو ربوہ میں احمدی بچیوں یعنی ناصرات الاحمدیہ کا ایک اہم اجتماع ہورہا ہے۔ باہر سے ناصرات الاحمدیہ کی جو ممبرات شامل ہونا چاہتی ہوں وہ مقررہ تاریخ تک ضرور پہنچ جائیں اجتماع لجنہ اماء اللہ کے ہال میں ہوگا۔ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

انعامی تقریری مقابلہ

مجلس انصار اللہ کا سالانہ اجتماع کے موقع پر امسال بھی گذشتہ سالوں کی طرح انصار کا تقریری مقابلہ ہوگا۔ عنوان حسب ذیل ہوں گے۔ زیادہ سے زیادہ انصار کو اس مقابلہ میں حصہ لینے کے لئے تیاری کرنی چاہیئے۔

(۱) ہستی باری تعالےٰ (۲) بعث بعد الموت (۳) خلافت کی برکات (۴) اسلامی مملکت کا آئین (۵) مغربی پاکستان کی وحدت کے فوائد۔

ان عنوانوں میں سے کسی ایک پر دس منٹ تک تقریر کرنا ہوگی۔ اول۔ دوم اور سوم رہنے والے مقررین کو انعام دیا جائے گا۔ قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

برائے توجہ موصی احباب

حصہ آمد کے موصی اصحاب کی خدمت میں ان کی گذشتہ سال (۱۹۵۵-۵۶ء) کی آمدنی معلوم کرنے کے لئے دفتر سے بجٹ فارم آمد ارسال ہوچکے ہوئے ہیں اور بعض اصحاب فوری توجہ فرما کر ان پر اپنی گذشتہ سال کی آمد تیار پُر کرکے واپس کررہے ہیں جزاھم اللہ لیکن ایک کثیر تعداد حصہ آمد ادا کرنے والے موصی اصحاب کی ایسی بھی ہے جس نے باوجود یاددہانیوں کے اس طرف تاحال توجہ نہیں فرمائی۔ ایسے اصحاب کو اب بجٹ فارم مذکورہ حسب قاعدہ بصیغہ رجسٹری بھیجے جارہے ہیں اور اگر پھر بھی توجہ نہ دی گئی تو قاعدہ کے مطابق مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی معرفت بجٹ فارم پُر کرکے واپس کرنے کے لئے بھیجے جائیں گے۔ ظاہر ہے کہ ان یاددہانیوں پر دفتر کے کارکنوں کا وقت اور سلسلہ کا مال خرچ ہوگا۔ جس سے صرف ایک ہی صورت میں احتراز ہوسکتا ہے کہ موصی احباب پہلی مرتبہ ہی بجٹ فارم آمد پُر کرکے ہفتہ عشرہ کے اندر اندر واپس فرمائیں۔

پس اس اعلان کے ذریعہ حصہ آمد کے موصی اصحاب کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے کہ جتنے جتنے سالوں کے بجٹ فارم ان کی خدمت میں بھیجے گئے ہیں وہ انہیں سال وار پُر کرکے جلد تر واپس کردیں اور اس کام کو جس پر ان کے (حسابات حصہ آمد) کی وابستگی اور باقاعدگی کا انحصار ہے سرانجام دینے میں تاخیر نہ فرمائیں۔ تاخیر ہو جانے کی صورت میں ان کا اپنا بھی یہ نقصان ہے کہ ان کے حسابات درست اور باقاعدہ نہیں رہ سکتے۔ اور پھر کئی پیچیدگیاں اور شکایات پیدا ہوتی ہیں اور دفتر کا بھی یہ نقصان ہے کہ یاددہانیوں اور رجسٹریوں پر دوبارہ سہ بارہ وقت اور معقول خرچ کرنا پڑتا ہے جو پسندیدہ بات نہیں ہے اور جس سے پرہیز لازم ہے۔ سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

ولادت مورخہ ۱۰/۹ کو اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب کرام اس کی درازی عمر نیک اور خادم دین ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔
خاکسار احمد دین گکھڑالی۔ ضلع گجرات

پاکستان و چین قیامِ امن کی اور عالمی کشیدگی کم کرنیکی ہر ممکن کوشش کرینگے

چو این لائی نے وسط دسمبر میں پاکستان کا دورہ کرنے کی دعوت منظور کر لی

پیکنگ ۲۴ر اکتوبر - پاکستان اور چین کے وزرائے اعظم مسٹر حسین شہید سہروردی اور مسٹر چو این لائی نے کل ایک مشترکہ اعلان میں اس عزم کا اعادہ کیا ہے کہ وہ بین الاقوامی امن کے قیام اور عالمی کشیدگی کم کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کریں گے۔

اس مشترکہ اعلان پر کل یہاں ایک خاص تقریب میں دونوں وزرائے اعظم نے دستخط کئے۔ اس تقریب میں صدر ماؤزے تنگ، نائب وزیر اعظم ہوگنگ اور نائب صدر چوتہہ اور بعض دوسرے چینی افسروں اور پاکستانی حکام نے شرکت کی۔

مشترکہ اعلان میں کہا گیا ہے کہ وزیر اعظم پاکستان مسٹر حسین شہید سہروردی، وزیر اعظم چین مسٹر چو این لائی اور صدر ماؤزے تنگ کی بات چیت سے پاکستان اور چین کے درمیان موجودہ تعلقات کو بڑی تقویت پہنچی ہے۔

وزیر اعظم سہروردی نے وزیر اعظم چو این لائی کو پاکستان آنے کی دعوت دی ہے جسے قبول کر لیا گیا ہے۔ خیال ہے کہ مسٹر چو این لائی وسط دسمبر میں پاکستان آئیں گے۔

روس کے چار جنگی جہاز پولینڈ پہنچ گئے

وارسا ۲۴ر اکتوبر - موثق ذرائع کی اطلاعات کے مطابق روس کے تین تباہ کن جہاز اور ایک کروزر پولینڈ کی بحیرہ بالٹک کی بندرگاہ جڈینیا اور کلاپی میں لنگر انداز ہو گئے ہیں۔

یاد رہے چند روز پیشتر روس کی کمیونسٹ پارٹی کے سیکرٹری مسٹر کرشچیف بعض اور روسی زعماء کے ہمراہ بغیر اطلاع وارسا پہنچ گئے تھے اور پولینڈ کے زعماء کو دھمکی دی تھی کہ اگر انہوں نے روسی نژاد وزیر دفاع مارشل روکوسکی کو دوبارہ پولٹ بیورو میں شامل نہ کیا تو روسی فوجیں وارسا کا محاصرہ کر لیں گی۔

فلپائن کا وفد پاکستان آئے گا

کراچی ۲۴ر اکتوبر - دس ارکان پر مشتمل فلپائن کا ایک وفد آئندہ دسمبر میں کراچی پہنچ رہا ہے۔ یہ وفد پاکستان میں دیہی امدادی پروگرام پر (۲) عمل درآمد کے طریقوں کا مطالعہ کرے گا اس میں بعض محکموں کے اعلیٰ افسر بھی شامل ہوں گے۔ وفد کے نصف ارکان لاہور اور راولپنڈی ڈویژنوں میں اور باقی پشاور ڈویژن جائیں گے۔ ارکان وفد دیہی تربیتی اداروں کے امور کا مطالعہ کرنے کے علاوہ دیہی امدادی پروگراموں پر عمل درآمد کے طریقے دیکھنے کے لئے دیہات کا معائنہ بھی کریں گے۔

جامعہ احمدیہ میں داخلہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے جامعہ احمدیہ ربوہ میں آئندہ کے لئے داخلہ کا معیار پرائمری مقرر فرمایا ہے۔ پرائمری سے اوپر کے طلبہ بھی اپنے اپنے معیار قابلیت کے مطابق مناسب درجہ میں لئے جا سکیں گے۔ نصاب سات سالہ ہوگا۔

جو احباب اپنے بچوں کو تبلیغ دین کے لئے تیار کرنا چاہتے ہیں انہیں ۳۱ر اکتوبر ۱۹۵۶ء تک اپنے بچوں کی درخواستیں پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ کو بھیج دینی چاہئیں۔ درخواست کنندہ طلباء میں سے وہ داخل ہو سکیں گے جو خوشخطی اور املا لکھنے میں کامیاب ہوں گے۔

یکم نومبر کو ایسے طلباء کو امتحان کے لئے جامعہ احمدیہ میں پہنچ جانا چاہئے۔

(پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ)

درون ملک آبی شاہراہوں کی بندرگاہ

ڈھاکہ ۲۴ر اکتوبر - حکومت مشرقی پاکستان نے درون ملک آبی شاہراہوں کے لئے ایک بندرگاہ تعمیر کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ صوبائی کابینہ نے کل زیادہ اناج اگاؤ کی مہم کو تیز تر کرنے کے لئے ۱۳ سکیموں کی بھی منظوری دی ہے۔ ان سکیموں پر مرکزی حکومت کی طرف سے تین کروڑ چالیس لاکھ روپے خرچ کئے جائیں گے۔

درخواست دعا

میرے بھائی عبدالرحمٰن صاحب شمیم سیالکوٹی اندرون موچی گیٹ لاہور کوچہ سیپے شاہ بجلی ٹھیک کرتے ہوئے نیچے گر گئے ہیں جس کی وجہ سے انہیں سخت چوٹیں آئی ہیں۔ اب میو ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب کرام درویشان قادیان ان کی صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔

محمد طفیل حجام ربوہ

لیڈ (بقیہ صفحہ ۲)

یہاں تک کہ خلافت ثانیہ کے قیام پر وہ جماعت سے الگ ہو گئے۔ اور اپنا اڈہ خلافت کے مقابلہ میں الگ بنا لیا۔ اور اب وہ بظاہر تو اپنے آپ کو ایک جماعت بتاتے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ چند اقتصادی مفادات کے سوا ان کے عمل میں کوئی قدر مشترک باقی نہیں رہی اور ہر ایک آزاد ہے۔ اور انتشار کا عبرتناک نمونہ بن کر رہ گئے ہیں۔

جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے رحم اور فضل کے ساتھ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زیر قیادت ایک منظم اور ٹھوس جماعت ہے۔ اور ان تمام برکات کی حامل ہے۔ جو خلافت کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے وابستہ کر دی ہیں۔ ایک باہر سے دیکھنے والا بھی محسوس کر سکتا ہے کہ جماعت احمدیہ سے بڑھ کر آج دنیا کے پردہ پر کوئی جماعت نہیں خلافت کی برکات میں سے ایک بڑی برکت یہ ہے کہ اس میں کوئی فاسد مواد دیر تک پرورش نہیں پا سکتا۔ جب کوئی ایسا مواد پیدا ہوتا ہے۔ تو خلافت کا تندرستی اور صحت مند جسم اس کو فوراً باہر پھینک دیتا ہے۔ چنانچہ خلافت ثانیہ کے قیام ہی پر ایسا مواد خود بخود الگ ہو گیا۔ اور اس کے بعد بھی وقتاً فوقتاً جو ایسا مواد پیدا ہوتا رہا۔ خود بخود باہر نکل جاتا رہا ہے۔ آج ہم اپنی آنکھوں سے ایسا ہی مواد خارج ہوتا دیکھ رہے ہیں۔ اسی ایک بات سے واضح ہو جاتا ہے کہ خلافت ایک عظیم الشان رحمت ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ کو عطا فرمائی ہے۔ اور ہمیشہ تک اسے قائم رکھنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ خلافت خوف سے نکال کر امن کی وادیوں میں داخل کرتی ہے۔ اسلئے ہمیں چاہیئے کہ ہم اس نعمت غیر مترقبہ کے شکر میں اللہ تعالیٰ کی عبادت میں ہمہ تن معروف ہو جائیں۔ اور کسی بت کی پوجا نہ کریں۔ اور ان لوگوں میں سے نہ بنیں جو کفران نعمت کے مرتکب ہوتے ہیں۔ کیونکہ ایسا کرنے سے فاسقین میں شمار ہونے کا خطرہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اللّٰھم صل علی محمد و علی آل محمد

پانچ الجزائری لیڈروں کی فریب کارانہ گرفتاری

الجزائر ۲۴ر اکتوبر فرانس کے سرکاری ذرائع نے بتایا ہے کہ فرانس کے چھ جیٹ لڑاکا طیاروں نے کل ایک ائیر لائنز کو جس میں الجزائری قوم پرستوں کے چوٹی کے پانچ لیڈر سوار تھے۔ الجزائر میں اترنے پر مجبور کر دیا۔

ائیر لائنز رباط سے تونس جا رہا تھا کہ اسے الجزائری ساحل کے قریب زمین پر اترنے پر مجبور کر دیا گیا۔ اس میں الجزائری قوم پرستوں کی دو سالہ جنگ آزادی کے قائد مسٹر احمد بن بیلا بھی سوار تھے۔

چھ فرانسیسی لڑاکا طیاروں نے ائیر لائنز کے گرد گھیرے کی شکل اختیار کر لی۔ اور ریڈیو کے ذریعہ پائلٹ سے زمین پر اترنے کا مطالبہ کیا گیا۔ پائلٹ نے اس پر احتجاج کیا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی وہ اسی وقت ہدایات پر عمل کرنے کے لئے تیار ہو گیا۔ اور طیارے کو زمین پر اتار دیا۔ طیارے میں سوار مسافروں کو جن میں دس صحافی بھی شامل تھے۔ کچھ پتہ نہیں تھا کہ کیا ہو رہا ہے۔

پانچوں قوم پرست لیڈروں کو جب ہتھکڑی پہنا کر پوچھ گچھ کے لئے لے جایا گیا۔ تو انہوں نے کوئی پس و پیش نہ کی۔ ائیر لائنز کو الجزائر کے قریب ایک فوجی ہوائی اڈہ پر اتارا گیا اور اس کے فوراً بعد خودکار چلنے والے ہتھیاروں سے مسلح فرانسیسی پولیس کے افسر ائیر لائنز پر سوار ہو گئے۔ اور پانچوں اشخاص کو ہتھکڑی پہنائی گئی۔

ترجمان نے یہ بھی کہا کہ سارے تونس میں خاص حفاظتی اقدامات کئے گئے ہیں۔

متعدد احمدی جماعتوں کی متفقہ قراردادیں

(بقیہ صفحہ ۵)

تاکہ آئندہ جماعت احمدیہ ان کی ریشہ دوانیوں سے محفوظ رہ سکے۔

جماعت احمدیہ راولپنڈی بذریعہ ریزولیوشن ہذا درخواست کرتی ہے کہ میاں عبدالوہاب مولوی عبدالمنان۔ علی محمد اجمیری۔ غلام رسول چک ۳۵۔ محمد بخش ملتانی۔ اللہ رکھا گھٹیالیاں والا۔ فیض الرحمٰن فیضی حمید المعروف ڈاہڈا۔ عزیز الرحمٰن ملک۔ علاء الرحمٰن راجہ بشیر رازی۔ عبداللطیف بیگم پوری اور جو بھی ان کے ساتھی ہیں ان کے اخراج از جماعت کا اعلان کیا جاسکے۔

قائمقام

(امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲